اتوار
11-فروری 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 35 | اتوار 21 رمضان-1416ھ' 11 تبلیغ 1375ہش' 11-فروری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کے ذریعے تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ اگر اصلاح نہ پائیں گی' تو انسان کو غلام کرلیں گی۔ علم و عقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی دیگر قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کردو۔ اگر خداتعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خداتعالیٰ کے ہو جاؤ۔ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے' لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کیے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہو گا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 440)

بچوں کو علم ہونا چاہئے کہ وہ بھی چندہ دے رہے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بہت سی مائیں اپنے بچوں کی طرف سے چندے دیتی ہیں۔ اور بچوں کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ اور دفتر اطفال کے قیام کے لئے یہ غرض بہت حد تک پیش نظر تھی کہ بچوں کو علم ہو کہ وہ بھی چندہ دے رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں سے چندے نکلیں اور ان کو چندوں کا شوق پیدا ہو۔ اور بچپن کے چندوں کی یادیں آئندہ کے لئے ان کے چندے دینے کی ضمانت بن جائیں۔ یا ممد ثابت ہوں۔ میں نے اس سلسلے میں اپنی بچی سے سوال کیا (یعنی دو بچیاں جو شادی شدہ ہیں ان سے سوال کیا) تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم چندے دے رہی ہیں سب بچوں کی طرف سے لیکن جب پوچھا کہ ان کو علم ہے تو پتہ لگا کہ نہیں۔ یہ غلطی ہے۔ ہماری والدہ تو ہمیں بتا کر بلکہ پیسے دے کر پھر واپس لیا کرتی تھیں یہ سمجھا کر کہ تم چندے دے رہے ہو میں نہیں دے رہی۔ تو اس کا بڑا گہرا نقش دل پر ثبت رہا اور ہمیشہ رہے گا۔ اس لئے اطفال کی تحریک کے سلسلے میں میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ بچوں کے دفاتر اپنے ہاں قائم کریں اور آئندہ سے جو ماں باپ بچوں کی طرف سے چندہ دیں ان کو بتا کر دکھا کر دیں بلکہ ان کو دے کر پھر واپس لیں اور کہیں کہ یہ چندہ تمہاری طرف سے ہے۔ اگر ایسا کریں گے تو بچوں کے چندوں میں بھی فرق آنا شروع ہو جائے گا وہ بچوں کے چندے جو ماں باپ کی طرف سے لکھوائے جاتے ہیں مثلاً پاکستان میں اگر چھ روپے مقرر ہے تو اکثر صورتوں میں چھ روپے ہی رہتے ہیں لیکن جہاں بچے شامل ہو جائیں اور اپنے مزاج اور اپنے شوق کے مطابق لکھوائیں وہاں اونچ نیچ پیدا ہو جاتی ہے۔ کوئی بچہ چھ دے رہا ہے کوئی دس دے رہا ہے کوئی پندرہ دے رہا ہے۔ بعض بچے اپنے جیب خرچ اکٹھے کرتے ہیں اور پھر سارے کے سارے دے دیتے ہیں۔ یہ وہی مقصد ہے جس کی خاطر دفتر اطفال (وقف جدید) کو الگ کیا گیا تھا۔

(از خطبہ 25-دسمبر 1992ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔
یاد رکھو شرک یہی نہیں کہ بتوں اور پتھروں کی تراشی ہوئی مورتوں کی پوجا کی جاوے۔ یہ تو ایک موٹی بات ہے۔ یہ بڑے بیوقوفوں کا کام ہے۔ دانا آدمی کو تو اس سے شرم آتی ہے۔ شرک بڑا باریک ہے وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں۔ جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے کہ جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور آخرت سے محروم۔ جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے۔ تو خداتعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت وہ لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے اور تم ایسا نہ کرو۔ تم توکل اختیار کرو۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل آف مجوکہ 6 فروری 1996ء بعمر 78 سال بقضائے الٰہی انتقال فرما گئے۔ آپ مکرم مولوی غلام رسول صاحب آف مجوکہ رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بڑے بیٹے اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے تایا تھے موصوف قادیان کے جامعۃ المبشرین کے فارغ التحصیل اور حدیث کے اچھے عالم تھے۔ لمبا عرصہ مجوکہ کی جماعت کے صدر رہے' اور اس علاقہ کی دیہاتی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کی توفیق پائی۔ بطور طبیب بھی خدمت خلق کی سعادت پائی۔

مجوکہ میں مقامی جماعتوں کے احباب نے جنازہ ادا کیا جس کے بعد آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ 96-2-7 کو بیت المبارک میں ظہر کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح ارشاد نے جنازہ پڑھایا آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے۔

○ مکرم عبدالحق سیٹھی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 2 فروری 1996ء کو بعمر 85 سال وفات پا گئے۔ موصوف حضرت میاں محمد ابراہیم جہلمی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بیٹے تھے۔ ان کا جنازہ 3 فروری کو بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ موصوف 5 سال سے ٹانگ کو لہے کے ٹوٹنے سے صاحب فراش تھے۔

آپ محترم سیٹھی احسان الحق سابق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج حال لاہور کے والد تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد انور ہاشمی صاحب کی اہلیہ محترمہ [illegible]وں کی تکلیف کی وجہ سے خود بیٹھنے کھڑے ہونے اور چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ لمبے عرصے سے بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے۔

ہمارا یہ فرض ہونا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

11- تبلیغ 1375 ہش 11 - فروری 1996ء

گناہ کا تدارک

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی بات کو بری بھی سمجھتا ہے اس سے بچنا بھی چاہتا ہے لیکن بچ نہیں سکتا۔ اسے بعض عادتیں ایسی پڑ جاتی ہیں کہ ان عادتوں کو برا سمجھنے کے باوجود ان سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ پھر جب وہ ایسا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اپنے آپ کو خاصی کشمکش میں پاتا ہے۔ یہ بات اس کے لئے اذیت ناک ہوتی ہے کہ وہ کچھ چھوڑنا بھی چاہے اور چھوڑ نہ سکے۔ گناہ اس لئے اور اسی طرح تسلسل اختیار کرلیتا ہے۔ بری بات سرزد ہو گئی اور اس سے باز آنا مشکل ہو گیا۔ یہ بات چاہے چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو خاصی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی تعداد میں بڑھ کر بڑی باتوں سے بھی بڑی ہو جاتی ہیں۔ پس یہ کشمکش دور کرنے کی خواہش ہونے کے باوجود اگر انسان یہ نہ سمجھتا ہو کہ اسے کس طرح دور کیا جاسکتا ہے تو وہ اس سے دامن بچا نہیں سکتا۔ اس کا علاج جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے پیش فرمایا ہے وہ یہ ہے:-

"یہ بالکل سچ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہو گا اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت اور خوف ہو گا۔ ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رعب اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور یہ قاعدے کی بات ہے کہ انسان جن اشیا سے ڈرتا ہے پرہیز کرتا ہے"

گویا کہ سب سے پہلی بات اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان ہے۔ اور چونکہ ایمان کے مدارج ہیں۔ اس لئے ایمان کو بڑھاتے رہنا ہماری فطرتی ضرورت ہے ایمان بڑھتا رہے اور جوں جوں بڑھتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت بھی بڑھتی رہے گی اور اس کا خوف بھی بڑھتا رہے گا۔ اور یہ محبت اور خوف ہمیں نیک کام کرنے پر مائل کریں گے اور برے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا کریں گے۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر ایسا نہ ہو اور انسان غفلت میں زندگی گزار رہا ہو تو جرائم پر دلیر ہو جاتا ہے۔ جرم پر جرم کئے جاتا ہے۔ یا تو اسے باز آنے کا خیال نہیں آتا یا وہ باز آ نہیں سکتا۔ اور گناہ سے باز آنے اور گناہ سے رکنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان کے دل میں نہ صرف خدا تعالیٰ سے محبت ہو بلکہ اس کی عظمت اور اس کی جبروت کا اسے احساس ہو۔ یہی وہ بات ہے جو اسے بری باتوں سے روک سکتی ہے اور اچھی باتوں کے کرنے کی اسے توفیق دے سکتی ہے۔ اگر انسان واقعی یہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کیسی عظیم ہستی ہے اور اس کا ہر بات پر کتنا زبردست کنٹرول ہے تو یقیناً وہ ہر ایسی بات سے گریز کرے گا جو اسے نہیں کرنی چاہئے۔ اور ہر ایسی بات شوق سے کرے گا جو اسے واقعی خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کے لئے کرنی چاہئے۔ پس جہاں تک عادات کے بدلنے اور گناہ سے رکنے کا تعلق ہے۔ حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق سب سے پہلے تو انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہونا چاہئے اور پھر اس ایمان کو بڑھاتے رہنے کی ضرورت ہے۔ اس ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے محبت بھی بڑھتی رہے اور خوف بھی بڑھتا رہے۔ اور غفلت کا ایک لحہ بھی نہ آئے۔ کہا جاسکتا ہے کہ غفلت تاریکی کے مانند ہے۔ اور جس طرح تاریکی میں انسان جرم پر دلیر ہو جاتا ہے اسی طرح غفلت کے لحات میں بھی غلط باتوں پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی عظمت اور اس کی جبروت کو پیش نظر رکھے اور اس بات کو خوب سمجھ لے کہ اگر یہ محبت اور خوف کم ہوئے تو گناہ کی طرف میلان بڑھے گا۔ پس انسان اپنے آپ کو بہتر بنانے کے لئے گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے بری عادات سے پرہیز کے لئے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف پیدا کرے۔ یہ ایک ایسا عجیب نسخہ ہے کہ کبھی خطا نہیں جاسکتا۔

O

خُود ہی سمٹ گئے رہ جاناں کے پیچ و خَم
جوشِ جنونِ شوق سے تھمتے نہیں قدم

ناکامیوں کا اپنی، کسی سے گلہ ہو کیا
بے اختیار آپ تھے، بے اختیار ہم

دُہرا رہے ہیں شبنم و گل کی حکائتیں
ان کا تبسّم اور ہماری یہ چشمِ نم

یا رب مجھے عطا ہو مزاجِ قلندری
یثرب کی مے ہو اور ہو خمخانۂ عجم

یہ بھی ایک معجزہ میرِ حجاز کا
مر کر ہی اس کی راہ میں آتا ہے دم میں دم

جنت میں کیا ہے آپ کے دیدار کے سِوا
ہم آج بھی ہیں دل کو بنائے ہوئے اِرم

مجھ کو تو آپ دیجئے جامِ سفال میں
میری طلب تو نشۂ مے ہے نہ جامِ جم

محروم ہم بھی ہیں، تو ہیں محروم آپ بھی
دیوانگی سے آپ ہیں فرزانگی سے ہم

محشر میں ان کی شانِ کریمی تھی موج میں
محمود رہ گیا مری نیکی کا یوں بھرم

ڈاکٹر محمود الحسن

بے دلی، بے رغبتی ناکامیوں کا راز ہے
کاروبارِ زندگی اس طرح چل سکتا نہیں
ٹالنے سے یوں تو ٹل سکتی ہے دنیا بھر کی بات
موت ہی کا وقت ایسا ہے کہ ٹل سکتا نہیں

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان- مربی سلسلہ

حضرت حافظ جمال احمد صاحب ُمربّی ماریشس

محترم حافظ جمال احمد صاحب 1892ء میں پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام حکیم غلام محی الدین اور والدہ کا نام اللہ جوائی تھا۔ یہ دونوں نیک۔ صالح اور صاحب رویاء و کشف بزرگ تھے۔ محترم حافظ صاحب کی پیدائش سے قبل ایک لڑکی پیدا ہوئی جو بچپن میں ہی وفات پاگئی۔ اس کے بعد آپ کے والد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ مجھے جمال احمد عطا کر اور میرے مردہ دل کو زندہ کردے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔ کچھ مدت بعد حافظ صاحب کی والدہ نے خواب دیکھا کہ ان کے گھر ایک بوتل میں ایک سفید اور چمکدار موتی ہے۔ یہ خواب انہوں نے جب ایک بزرگ کو بتائی تو انہوں نے یہ تعبیر کی کہ تمہارے ہاں ایک بیٹا ہوگا جو کلام الٰہی کا حافظ ہوگا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد محترم حافظ صاحب کی پیدائش ہوئی تو آپ کے والد صاحب نے اپنی دعا کی بنا پر آپ کا نام جمال احمد رکھا۔

آپ کی عمر چھوٹی تھی کہ آپ کی والدہ صاحبہ اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ تو رشتہ کی ایک بہن نے آپ کی پرورش کی ذمہ داری اٹھائی جب آپ پانچ چھ برس کے ہوئے تو آپ کے والد صاحب نے آپ کو کلام الٰہی پڑھنے کے لئے ایک بزرگ کے پاس بھجوا دیا۔ اس بزرگ کی بھی کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے اپنے بیٹے کے طور پر انہیں رکھا اور بڑی شفقت سے کلام الٰہی پڑھایا۔ اور 13 برس کی عمر میں حافظ صاحب نے کلام الٰہی حفظ کرلیا۔ انہی ایام میں آپ کے والد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت بذریعہ خط کرنے کی سعادت پائی۔ اور جب محترم حافظ صاحب کی عمر 15 برس ہوئی تو آپ کے والد صاحب نے آپ کو قادیان بھجوا دیا۔ مئی 1908ء میں آپ کو بمقام لاہور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زیارت کی عظیم خوش بختی نصیب ہوئی۔ اور اس کے 15-16 روز بعد حضرت بانی سلسلہ کی وفات ہوگئی۔ بعدہ آپ نے حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب سے کلام الٰہی۔ حدیث اور کچھ طب پڑھی۔ بعدہ آپ کے والد صاحب نے اپنے وطن سے نقل مکانی کرکے قادیان رہائش اختیار کرلی۔ اور قادیان میں ہی ان کی 1912ء میں وفات ہوئی۔ تدفین بھی بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

حافظ جمال احمد صاحب کی شادی ان کے والد صاحب کی زندگی میں ہی حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے صوفی تصور حسین صاحب کی لڑکی سے 1911ء میں کرادی تھی۔ جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں ہی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کرچکی تھی۔ آپ کی اہلیہ نے شادی کے بعد خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کررہی ہیں کہ اے اللہ مجھے صالح اور نیک اولاد عطا فرما۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے اس خواب کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تمہیں لڑکا دے گا اس کا نام یحیٰ رکھنا۔ چنانچہ اللہ نے آپ کو لڑکا بخشا جس کا نام یحیٰ رکھا گیا جو پندرہ برس کی عمر میں وفات پاگیا۔

1920ء میں حضرت حافظ صاحب کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹی کی لڑکی سے محترم حافظ صاحب کا نکاح کردیا۔

جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی 1914ء میں مسند امامت پر بیٹھے تو حضرت حافظ صاحب سے فرمایا کہ آپ حافظ کلام الٰہی ہیں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کردیں۔ تو بغیر چون و چرا آپ نے اپنی زندگی وقف کردی۔ ان دنوں آپ دوکان کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے وقف پر آخر دم تک قائم رہے۔

1927ء کو حضرت صاحب نے حافظ صاحب کو ماریشس جانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ 1928ء کو حضرت صاحب نے ضروری نصائح کے ساتھ' دعا اور مصافحہ و معانقہ کے بعد آپ کو ماریشس کے لئے رخصت فرمایا۔

آپ قادیان سے بٹالہ اور وہاں سے بمبئی پہنچے۔ 22- روز بمبئی میں ٹھہر کر جہاز کا انتظار کیا۔ 17- جولائی 1928ء کو جہاز روانہ ہوا کراچی میں چار دن جہاز نے قیام کیا۔ حضرت حافظ صاحب کے ہمراہ آپ کی فیملی بھی تھی۔ جہاز میں جو جگہ ملی وہ بہت خراب تھی نہ روشنی تھی نہ کھلی ہوا۔ اور بدبو بہت تھی۔ کوئلہ کی گرد سے کپڑے کالے ہو جاتے تھے۔ اور بے پردگی بھی بہت تھی۔ آپ کی بیٹی جمیلہ بیگم ان دنوں بیمار تھی۔ اور دونوں پاؤں سے چلنے پھرنے سے معذور بھی۔ محترم حافظ صاحب بیٹی کو لے کر افسر جہاز کے پاس گئے اور بیماری کا ذکر کیا۔ افسر جہاز ایک انگریز تھا۔ اور بہت نیک دل اور رحم دل تھا۔ اس نے علاج کا بھی انتظام کردیا اور ہسپتال میں رہنے کی جگہ دے دی اس طرح کراچی سے ماریشس تک سفر آرام سے گزر گیا دوران سفر حضرت حافظ صاحب نے بڑے درد و سوز اور رقت کے ساتھ ماریشس میں دعوت الی اللہ اور وہاں کی جماعت کے لئے دعا کی کہ اے خدا میرا اس ملک میں جانا بہت مفید و بابرکت ہو۔ اور کسی ابتلا کا باعث نہ بنے۔ بلکہ قادر مطلق خدا نے تمام جزیروں میں پیغام حق پہنچانے کی کماحقہ توفیق عطا فرمائے۔

27- جولائی 1928ء کو جہاز ماریشس پہنچا اور کنارہ سے دور لنگر انداز ہوا۔ جماعت احمدیہ ماریشس کے صدر صاحب اور دیگر احباب آئے ہوتے تھے۔ مگر کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ تھی۔ دور سے اور اشارہ سے سلام دعا ہوتی رہی۔ چیکنگ کو افسران نے دوسرے دن تک ملتوی کردیا۔ اگلی صبح مسافروں کے پاسپورٹ طلب کرلئے گئے اور باری باری بلانا شروع کیا۔ جس کے پاس اڑھائی ہزار روپیہ ہوتا اس کو داخلہ کی اجازت مل جاتی۔ چونکہ حضرت حافظ کے پاس اتنی رقم نہ تھی اس لئے انہیں روک دیا گیا۔ چونکہ باہر سے کسی کو ملنے کی اجازت نہ تھی۔ اس لئے احباب جماعت ماریشس کو بھی اس کی اطلاع دینا مشکل تھا آخر بعد مشکل ایک رقعہ کے ذریعہ جماعت کو پیغام پہنچایا انہوں نے روپیہ کی کوشش کی۔ اس دن وقت کم تھا۔ جلد رقم کا انتظام نہ ہوسکا اور پولیس اپنا کام کرکے چلی گئی۔ اب مشکل یہ ہوگئی کہ بغیر گورنر کی اجازت سے ان کا داخلہ ناممکن ہوگیا معاملہ کے لمبا ہونے کا ڈر تھا۔ اس لئے جماعت ماریشس کو اس سلسلہ میں بہت دوڑ دھوپ کرنا پڑی اور آخر ساڑھے تین ہزار روپیہ کی ضمانت پر داخلہ کی اجازت ہوگئی۔ اور حافظ صاحب دارالسلام روز ہل پہنچے۔ جماعت کی طرف سے عشاء کی عبادت کے بعد ایڈریس پیش کیا گیا۔ سمندری سفر کی وجہ سے محترم حافظ صاحب کے گھٹنے میں پھوڑے نکل آتے تھے۔ جس کی وجہ سے کئی روز تک آپ کو تکلیف رہی۔

محترم حافظ صاحب نے ماریشس پہنچ کر انتہائی محنت اور خلوص اور جذبہ فدائیت سے خدمت دین سرانجام دی بیماری میں بھی دعوت الی اللہ کے فریضہ کو نظرانداز نہ ہونے دیا۔ ایک دفعہ درد گردہ کی سخت تکلیف تھی۔ اس دوران چند احباب آگئے تو دعوت الی اللہ شروع کردی اور اپنی درد کو بالکل بھلا دیا۔ ان کے چلے جانے کے بعد خدا کا بہت شکر ادا کیا کہ اس نے بیماری میں بھی یہ خدمت بجالانے کی توفیق بخشی۔

ربوہ اور قادیان کی یاد آپ کو بہت ستاتی تھی۔ اور رو کر قادیان واپسی کے لئے دعائیں کرتے اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے پرسوز دعائیں کرتے۔

وفات سے کچھ عرصہ قبل ربوہ سے خط آیا کہ مربیوں کی کانفرنس ربوہ میں ہوگی۔ بہت خوش ہوئے کہ اس طرح حضرت صاحب کی زیارت بھی نصیب ہوگی۔

چنانچہ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے اجازت کا خط لکھا۔ مگر ربوہ سے جواب آنے سے پیشتر 27- دسمبر 1949ء کو ماریشس میں انتقال فرماگئے حضرت حافظ صاحب نے اکیس برس چھ ماہ ماریشس میں خدمت دین کا فریضہ انجام دیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ان کی وفات پر الفضل میں ایک نوٹ لکھا۔

اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو اپنی خاص رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور ان کے بچوں اور جماعت احمدیہ ماریشس کا حافظ و ناصر ہو۔

ایسے دوست جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کرکے بیرونی ممالک میں وفات پائی خاص طور پر دعاؤں کے مستحق ہوتے ہیں۔ وہ بھی اور ان کے لواحقین بھی۔

30- دسمبر 1949ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خطبہ میں حضرت حافظ جمال احمد صاحب مربی ماریشس کی افسوسناک وفات کا نہایت غمناک لہجہ میں اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جب حافظ صاحب کو دعوت الی اللہ کے لئے ماریشس روانہ کیا گیا تو جماعت کی مالی حالت نہایت کمزور تھی روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے درخواست کی کہ انہیں بیوی بچوں کو بھی ماریشس ساتھ لے جانے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ ان کے خاندانی حالات اس کے مقتضی تھے۔ ان کی یہ درخواست منظور تو کرلی گئی مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ زندگی بھر اپنے وطن واپس نہیں آئیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ کافی مدت ماریشس میں رہنے کے بعد جب کبھی انہوں نے بچوں کی شادی کے لئے وطن آنے کی خواہش کی تو ان کو اجازت نہیں دی گئی۔ لیکن ربوہ کے قیام پر ان کو اجازت دے دی گئی۔ تاکہ وہ نئے مرکز کی زیارت کرسکیں۔ لیکن تقدیر الٰہی دیکھئے کہ وہ پاکستان روانہ ہونے سے پیشتر ہی وفات پاگئے۔ گویا اس طرح ان کا وہ عہد کہ وہ زندگی بھر اپنے وطن کا منہ نہ دیکھیں گے پورا ہوگیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس دنیا میں ہزاروں لوگ وعدے کرتے ہیں اور ان کو بھول جاتے ہیں لیکن جو لوگ اپنے وعدہ پر قائم رہتے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ایمان لانے والوں کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

ماریشس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ وہ زمین مبارک ہے جس میں ایسا اولوالعزم اور پارسا انسان مدفون ہوا ہے۔

(الفضل 10- جنوری 1950ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے حضرت حافظ صاحب کا جنازہ غائب پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔ فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دور سے ان کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ اور دنیا میں اصل چمک انہی کی ہے۔ یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہیں۔ ان کی چمک دائمی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ غروب ہوجاتے ہیں۔ لیکن وہ غروب نہیں ہوتے۔ جس کو خدا اور رسول کی محبت کا شوق ہے اور ان کے خلاف کو پسند نہیں کرتا اور عفونت اور بدبو محسوس کرنے کا اس میں مادہ ہو وہ فوراً سمجھ جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد سعید احمد

بشکریہ ہفت روزہ "مہارت" یکم تا دسمبر 1995ء

شرفِ انسانی... احترامِ انسانیت...!

ابن آدم جب جادہ اعتدال سے تنزل پذیر ہو کر اپنے مقصد حیات سے غافل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ وہ اپنی قدیم سنت کے مطابق کسی فرستادہ کو مبعوث فرماتا ہے جو معبود اور عباد میں حقیقی رشتہ کو از سر نو استوار کرتا ہے۔ ایک ایسا ہی عظیم الشان انقلاب قریباً ڈیڑھ ہزار برس قبل دنیا میں آیا جو کئی لحاظ سے منفرد اور بے مثال تھا مذہب کی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ اعلان ہوا کہ یہ مصلح کل اقوام کے لئے ہے اور تمام زمانوں کے لئے ہے اور اس پر نازل کردہ کتاب ہر لحاظ سے مکمل ہے اور اس کا پیش کردہ دین تاقیامت قابل عمل ہو گا۔

انبیاء کے بنیادی طور پر دو کام ہوتے ہیں۔ توحید اور شرف انسانی کا قیام۔ حضرت سید الانبیاء خاتم النبیین ﷺ نے "جاء الحق زھق الباطل" کا ایسا نعرہ بلند فرمایا اور فتح مکہ کے وقت ایسی بت شکنی کی کہ امت محمدیہ میں پھر بت پرستی نہ ہوئی حالانکہ پہلے انبیاء کی امتوں اور جماعتوں نے اصلاح یافتہ ہونے کی بعد بھی بت پرستی کی نجاست پر منہ مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلی تین صدیاں تو خیر و برکت کی ثابت ہوئیں پھر ایک ہزار سال فیج اعوج کا گزرا جس میں نور توحید تو چمکتا رہا مگر احترام انسانیت کے چاند کو گرہن لگا گیا۔ قیصرو کسریٰ نے جو مظالم اپنی رعایا پر روا رکھے تھے اور اقلیتوں سے غیر انسانی سلوک کیا' مسلمان ملوک نے مسلمان اور غیر مسلم کے حقوق' زمانہ جاہلیت کی یاد زندہ کرتے ہوئے' غصب کرنا شروع کر دیئے۔ درباری علماء اور فقیہوں نے آمروں کی مدد کی اور اخلاقی پستی کا آغاز ہوا۔ اسلام نے مخلوق خدا کو جس ظلم سے اس وقت کے فرعونوں اور نمرودوں سے نجات دلائی تھی وہی ظلم از سر نو مسلم حکمرانوں نے اپنی مسلم اور غیر مسلم رعایا سے شروع کر دیا۔

حقیقی دینی معاشرہ کی ایک جھلک درج ذیل ہے۔

زمانہ جاہلیت کے عربوں میں مردوں کا احترام نہ تھا۔ مثلہ کیا جاتا کلیجہ چبایا جاتا مگر دین حق نے ان تمام قبیح رسومات کو ختم کر دیا۔ ایک دفعہ مدینہ میں ایک یہودی کا جنازہ جا رہا تھا تو آنحضرت ﷺ جنازہ کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔

کفار مکہ ہمسایوں کے حقوق سے آگاہ نہ تھے۔ اگر پڑوسیوں سے دشمنی ہوتی تو شرافت کا جنازہ نکل جاتا۔ ابو لہب اور عتبہ آنحضرت ﷺ کے ہمسایہ تھے۔ اس مقدس وجود کے دروازہ کے آگے غلاظت کے ڈھیر ڈال دیتے تو حضور ﷺ صرف اتنا فرماتے "اے عبد مناف کے فرزندو! یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کیا یہی ہمسائیگی کا حق ہے؟"

بیت اللہ کی تعمیر حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے خدا کی عبادت کے لئے کی تھی۔ مکی دور نبوت میں آنحضرتؐ نے ایک روز کلید بردار خانہ کعبہ عثمان بن طلحہ سے فرمایا کہ بیت اللہ کا دروازہ کھول دو کہ میں اپنے رب کی عبادت کر سکوں مگر اس نے بڑی حقارت سے انکار کر دیا۔ فتح مکہ کے دن یہی عثمان بن طلحہ تھر تھر کانپ رہا تھا۔ حضورؐ نے اس سے خانہ کعبہ کی چابیاں طلب فرمائیں اور اسے اب انکار کی مجال نہ تھی۔ رحمت للعالمینؐ نے چابیاں لے کر بڑی شفقت سے واپس کر دیں اور اسلامی حکومت میں کلید بردار مقرر فرما دیا۔

اسلامی مملکتوں اور مسلم معاشرہ میں غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک اسلامی تاریخ کا زریں باب ہے۔ فتح مکہ کے وقت تمام مشرکین مکہ ایمان نہ لائے تھے۔ ابو جہل کا بیٹا عکرمہ خوف اور نفرت کے باعث مکہ سے فرار ہو گیا۔ اس کی بیوی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دریافت کیا کہ ایسے لوگوں کی مملکت اسلامیہ میں کیا حیثیت ہے۔ آپ نے فرمایا انہیں بت پرستی کے علاوہ تمام شہری حقوق ملیں گے۔ پھر اس نے اپنے خاوند کا نام لے کر وضاحت چاہی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اسے بھی۔ عکرمہ اس وقت کسی دوسرے ملک جانے کے لئے کشتی میں سوار ہو رہا تھا کہ اس کی بیوی پہنچ گئی اور اسے صورت حال سے آگاہ کیا۔ عکرمہ واپس آیا اور حقیقت حال کو دیکھ کر حق قبول کر لیا۔

مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کی برکت سے عروج حاصل ہوا مشرق و مغرب میں اقتدار نصیب ہوا تو وقت گزرنے کے ساتھ عاملین مملکت کی روایتی عاجزی اور جذبہ ہمدردی' تکبر اور رعونت میں بدل گیا۔ ذمیوں کے متعلق غیر انسانی احکامات جاری ہونے لگے۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں ذمی کے معنی تھے "کسی بات کی ذمہ داری قبول کرنا۔ وہ شخص جس کو ہر قسم کی حفاظت کی ذمہ داری دی گئی ہو"

اس طرح جزیہ کی ادائیگی اس لئے ہوتی تھی کہ ذمیوں کی جانیں اور اموال محفوظ رہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کا اہل جرجان سے معاہدہ اس حقیقت پر خوب روشنی ڈالتا ہے اس بابرکت دور میں ذمی کہلانا ایک اعزاز تھا جیسے مہمان خواہ کوئی بھی ہو اس کا اکرام کیا جاتا ہے حربی گروہ کے حقوق وہی ہیں جو جزیہ قبول کرنے والوں کے۔ آنحضرتؐ مدینہ میں حکمران ہوتے ہوئے بھی یہودیوں سے لین دین فرماتے۔ ایک یہودی قارض نے آنحضرتؐ سے قرض کی واپسی کا تقاضا نامناسب انداز میں کیا۔ اسی طرح ایک یہودی قارض کی حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو آنحضورؐ کی طرف سے قرض لیا کرتے تھے مدت گزر جانے پر تکرار ہوئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت میں یہودیوں کو برابر کے حقوق حاصل تھے ورنہ وہ ایسا کرنے کی جرأت نہ کر سکتے تھے۔ آنحضرتؐ یہودیوں کی دعوت قبول فرما لیتے۔ غیر مسلم رعایا مسلمان حکمرانوں سے اس حسن سلوک کی وجہ سے محبت کرتی تھی۔ چنانچہ بنو نضیر قبیلہ کے ایک یہودی مخرق نے وفات کے وقت آنحضرتؐ کے نام اپنے سات باغ بطور ہبہ وصیت کئے۔ جو حضور ﷺ نے قبول فرما لئے۔ آنحضرت ﷺ غیر مسلموں کی عیادت کو تشریف لے جاتے۔ ہرقل کی ملکہ اور حضرت عمرؓ کی حرم محترم ام کلثوم میں باہمی احترام کے تعلقات تھے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک سفر میں صحابہ کو بھوک لگی تو انہوں نے کافروں کی بکریاں پکڑ کر ذبح کر لیں اور ہنڈیاں گوشت پکنے کے لئے چڑھا دیں۔ آنحضرتؐ تشریف لائے تو دست مبارک میں کمان تھی۔ اس سے تمام ہنڈیاں الٹ دیں کہ لوٹ کی چیز مردار سے زیادہ حلال نہیں۔ ایک غزوہ میں مشرکین کے چند بچے اسلامی لشکر کی لپیٹ میں آکر ہلاک ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کو بہت صدمہ ہوا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ آخر مشرکین ہی کے تو بچے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ بھی تمہاری طرح کے انسان ہیں اور بہترین انسان بننے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ ہر بچہ اسلامی فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔ خبردار بچوں کو مت قتل کرنا حمص میں سیاسی حالات بگڑنے پر مسلمانوں کو وہاں سے نکلنا پڑا تو غیر مسلموں سے لیا گیا خراج واپس کر دیا گیا۔ وہ دعائیں کرنے لگے کہ خدا جلد مسلمانوں کو واپس حمص میں لائے۔ حالانکہ آنے والے حکمران ان کے ہم مذہب تھے۔

بوڑھے اور آفت رسیدہ ذمیوں سے جزیہ نہ لیا جاتا۔ ذمیوں کی تمام بنیادی ضروریات کو پورا کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری تھی۔ اگر ذمی قید ہو جاتا تو اسلامی حکومت فدیہ دے کر چھڑاتی۔ معذور غیر مسلموں کے اسلامی حکومت وظائف مقرر کرتی۔ ایک عیسائی ابن آثال کو حمص کا گورنر مقرر کیا گیا۔ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں دو پارسیوں کو جو بیت المال میں ملازم تھے۔ مسلمان افسر کی درخواست کے باوجود برطرف نہ کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کر دیا۔ آنحضور نے اس مسلمان کے قتل کئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ ایسا ہی واقعہ حضرت علیؓ کے زمانہ میں ہوا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے زمانے میں حضرت عمرو بن عاص گورنر مصر کے بیٹے نے ایک غیر مسلم کو پیٹا جس کی سزا میں مارنے والے کو بر سر عام اس غیر مسلم سے پٹوا دیا گیا۔ غیر مسلم جزیہ ادا کرنے پر فوجی خدمات سے مستثنیٰ ہوتے مگر شرکت کی صورت میں جزیہ معاف ہو جاتا۔ جزیہ مذہبی ٹیکس نہیں تھا۔ اسلام سے قبل بھی حکومتیں ایسا ٹیکس وصول کرتی تھیں۔ ایران میں ایسے ٹیکس کا نام "گزیت" تھا۔

آنحضرتؐ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی آخری وصیتوں میں یہ ارشاد شامل تھا کہ ذمیوں سے بھلائی کرنا۔ ان سے ہمدردی سے پیش آنا انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دینا۔

میثاق مدینہ اور خطبہ حجتہ الوداع میں حقوق العباد' شرف انسانی اور احترام انسانیت سے متعلق فرمودات نبوی قیامت تک روشنی کے مینار کی طرح چمکتے رہیں گے۔

بقیہ صفحہ 5

خدا کرے کہ پڑھنے والوں کے لئے یہ کتاب صرف جذباتی ہیجان کا موجب نہ ہو بلکہ دلوں کے درد کو دعاؤں میں ڈھالنے والا ثابت ہو۔ اور خدا کرے ہجر کا یہ دور جلد ختم ہو اور مرغان خوش نوا نالہ ہائے درد کی بجائے نغمہ ہائے وصل الاپنے لگیں۔ آمین۔"

95 نظمیں شامل ہیں اور یہ نظمیں 138 صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ ہم لجنہ اماء اللہ مقامی پاکستان کو اس کتاب کی طباعت پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے احباب کرام کے دلوں میں جذبات محبت کے سیلاب کو جاری رکھنے کا سامان بنائے۔ (ادارہ)

شکریہ و درخواست دعا

○ مکرم عبدالسلام صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت امام جماعت احمدیہ لکھتے ہیں۔

میرا لڑکا عبدالحمید اسلم جو کلمے کے کیس میں پانچ دن اور پانچ رات چنیوٹ حوالات میں بھی رہا تھا وہ 95-10-29 کو جرمنی میں بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ اس کی وفات پر بہت سے دوستوں نے بذریعہ فیکس' ٹیلیفون خطوط اور خود گھر آکر تعزیت کی تھی سب کو فرداً فرداً خط لکھنا ممکن نہیں۔ میں اور میرے خاندان کے سب افراد تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے اس صدمہ میں شریک ہو کر ہمارا دکھ بانٹنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان سب کو جزائے خیر دے خاص کر ان دوستوں کو جنہوں نے جرمنی میں ہسپتال میں میرے لڑکے کی بیماری کے دوران خدمت کی اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا کرے عبدالحمید اسلم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اس کے بیوی بچوں کا جو جرمنی میں ہیں حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمارے تمام خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

فراقٔ دردِ - فراق

فراق- درد فراق- یکے از مطبوعات لجنہ اماء اللہ ربوہ مقامی پاکستان ہے اور اسے ان تمام مضطرب اور بے قرار دلوں کے نام جن پر ہجرو فراق کے روح فرسا موسم اترے منسوب کیا گیا ہے۔

عرض حال میں امتہ الشکور ارشد سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کہتی ہیں۔

پیارے آقا کو ہم سے جدا ہوئے گیارہ برس کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ (امامت) کے زیر سایہ پرورش پانے والی جماعت کے لئے یہ گیارہ برس نہیں بلکہ گیارہ صدیاں تھیں۔ اس دوران فراق محبوب کا جو کربناک تجربہ اہل پاکستان اور خاص کر اہل ربوہ کو ہوا وہ محتاج بیان نہیں۔

جذبات کے اظہار کا قوی اور لطیف ترین ذریعہ شاعری ہے۔ جذبات جب درد کی حدت سے پگھلے تو اشعار کے سانچے میں ڈھل گئے۔ نامہ و پیام کا یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ زیر نظر کتاب میں اس منظوم کلام کو زمانے کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے تاکہ قاری کے سامنے غم فراق کی وہ تمام کیفیات آسکیں جن کا اس عرصہ میں بتدریج ارتقا ہوا۔ شعور غم کی منازل کیونکر طے ہوئیں۔ جذبات کو صبرورضا کا پیرہن کیسے نصیب ہوا۔

نظمیں اسی طرح شامل کر دی گئی ہیں جس طرح شائع ہوئی تھیں۔ یا جس طرح ہم تک پہنچیں۔ بعض احباب کی طرف سے اس امر کا اظہار کیا گیا کہ بہت سے اشعار میں وزن وغیرہ کی خامیاں ہیں۔ انہیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ بہت سی نظمیں ایسے احباب و خواتین نے رقم کیں جو باقاعدہ شاعر نہیں بلکہ صرف شدت جذبات کی وجہ سے شعر لکھنے پر مجبور ہو گئے۔ حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے فرمایا تھا۔

آہ و نالہ بھی پابند دم وزیست نہیں

جن احباب نے اس کتاب کی ترتیب و تدوین کے سلسلے میں گراں قدر تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہارٹلے پول انگلستان سے 7- اگست 1994ء کو حضرت طاہرہ صدیقہ ناصر صدر لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کا لکھا ہوا پیش لفظ ملاحظہ کریں۔

اپریل 1984ء میں جماعت ابتلا کے ایک اور عظیم دور میں داخل ہوئی۔ قربانیوں کے اس دور میں جماعت کا درد ایک جداگانہ پہلو بھی لئے ہوئے تھا جو کہ اس سے پہلے آنے والے ابتلاؤں کا حصہ نہیں تھا۔ ذہنی قلبی۔ جسمانی اور روحانی تکالیف کے ساتھ ساتھ امام وقت سے ظاہری دوری کے کربناک احساس نے دلوں میں ایک قیامت بپا کی ہوئی تھی۔ ان لاتعداد واردات قلوب میں سے صرف چند کا اظہار ہو سکا۔ لیکن کہہ نہیں سکتے کہ یہ اظہار بھی حقیقی جذبات سے پوری طرح وفا کر سکا یا نہیں۔ ماننے والے اس حقیقت کو خوب جانتے ہیں کہ یہ جذبات ایسے نہیں تھے جن کو اظہار کی پوری پوری زبان مل سکتی۔

شاعری جذبات کے اظہار کا ایک دیرینہ اور موثر ذریعہ ہے۔ خوشی کے جزبات ہوں یا غم کی شدت۔ اشعار ان جذبات کے اظہار کے بوجھ کو اٹھانے کی نثر کی نسبت بہت زیادہ سکت رکھتے ہیں اور ان جذبات کو دوسرے قلوب اذہان میں منتقل کرنے کی بھی۔

جماعت کے اس موجودہ دور ابتلا نے جس طرح سے افراد جماعت کے دلوں میں درد کی ٹیسیں پیدا کی ہیں اس درد کے اظہار نے جہاں پرانے لکھنے والوں کے قلموں کو ایک نئی جلا بخش دی وہاں کئی نئے لکھنے والے بھی پیدا کر دئے۔ یہ سب کچھ کسی تصنع کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ ایک طبعی رد عمل اور اس کا اظہار تھا۔ اس لئے بے ساختگی اور جذبات کی شدت' اس کلام کا خاصہ ہے۔

ایک بات اس درد میں سب سے سوا ہے۔ یہ درد ایسا نہیں کہ ہمتوں کو پست کر دیتا یا ارادوں کو کمزور کر دیتا۔ بلکہ یہ درد ایسا درد ہے جو کہ ابتدا سے لے کر ہنوز تک ایک گہرے اطمینان کی کیفیت بھی ہمہ وقت ساتھ لئے ہوئے ہے۔ شائد یہی وہ کیفیت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لاخوف علیھم ولاھم یحزنون یہ اطمینان ہے خدا تعالیٰ کی ذات پر توکل کامل کا اور اس پختہ یقین کا کہ خدا تعالیٰ کے سب کام گہری حکمتیں لئے ہوئے ہیں۔ اور یقیناً یہ دور ابتلا بھی جماعت کے لئے بے انتہا برکتوں اور فضلوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ ان برکتوں کا ظہور ہم ساتھ ساتھ دیکھ بھی رہے ہیں اور آئندہ ابھی اور بہت دیکھیں گے۔ (اللہ نے چاہا تو)

محترمہ امتہ الشکور ارشد صاحبہ سیکرٹری اشاعت لجنہ ربوہ اور ان کے بچوں نے اس موضوع پر اس دور میں جو 1984ء تا 1994ء جماعتی اخبارات و رسائل میں چھپنے والی تمام نظموں کو جمع کیا ہے (بے شمار نظمیں ایسی بھی ہوں گی جو شائع نہ ہو سکیں اس لئے ہم انہیں اس مجموعہ میں شامل نہیں کر سکے)

لجنہ اماء اللہ ربوہ مقامی انہیں شائع کرنے کی توفیق پا رہی ہے یہ ایک جماعتی تاریخی امانت ہے۔ یہ مجموعہ آئندہ آنے والے مورخ کو جذبات کے دریچے سے اس دور میں گزرنے والی واردات قلوب کی ایک جھلک دکھائے گا۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کے دلوں کو گرمائے گا۔

باقی صفحہ 4 پر

آپ کا خط ملا

O مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا سے لکھتے ہیں۔

کئی دنوں سے الفضل کے صفحہ دوم پر شعرا کرام کا کلام شائع نہیں ہو رہا اول تو اسے اتفاقی واقعہ قرار دیا گیا مگر اب محسوس ہو رہا ہے کہ ارادتاً یہ تبدیلی کر دی گئی ہے یہ تو تسلیم کہ اخبار کی پالیسی بنانے کے سارے اختیارات اس ادارہ کے عملہ کے ہی ہیں لیکن ایک قاری کو بھی اپنی رائے ادب کے ساتھ پیش کر دینے کا حق تو ہے۔

محترم ایڈیٹر صاحب آپ سمیت ہمارے شعرا اللہ کے فضل سے وہ ہیں جن کے اشعار "حکمت" ہوتے ہیں حضرت رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ ان من الشعر لحکمہ۔ ہمارے لئے تو یہ ایک روحانی مائدہ ہوتا تھا ہمیں اس سے محروم نہ رکھیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا 1919ء کا ایک ارشاد یہاں نقل کرتا ہوں جس سے پر حکمت اشعار کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا۔

"میں خود شاعر ہوں یا شاعر تھا شعروں کو پسند کرتا ہوں مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ قوم کی زندگی کی علامتوں میں سے ایک علامت شعر گوئی بھی ہے اور میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم شعر کہا کرو یہی وجہ ہے کہ سالانہ جلسہ پر نظمیں پڑھنے کے لئے وقت رکھا جاتا ہے"

مانتا ہوں کہ یہ نصیحت آپ جیسے شعراء سے براہ راست تعلق رکھتی ہے مگر بالواسطہ طور پر مجھ ایسے "زندگی کی اس علامت" سے محروم لوگ بھی اس کلام الامام کے مخاطب ضرور ہیں۔

ہمارے ہاں تو الفضل ہی اس تازہ بتازہ روحانی اور علمی غذا سے مستفیض ہونے کا واحد ذریعہ تھا اگر حسب سابق یہ سلسلہ جاری فرما سکیں تو قارئین پر احسان ہو گا۔

O مکرمہ محمودہ شوکت صاحبہ بیگم مولانا سلطان محمود انور صاحب ربوہ سے لکھتی ہیں:۔

6 فروری کے الفضل میں "چوہدری سعد الدین صاحب" کے عنوان سے تحریر پڑھی۔ آپ کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔ یہ کوئی الٰہی تحریک معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ میں نے نومبر میں اپنی امی جان کے بارے میں کچھ لکھا تھا جو 28- نومبر 1995 کے اخبار میں محترمہ نور الٰہی بیگم کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے بعد میرے کچھ عزیزوں نے کہا کہ اب اپنے ابا جان کا بھی لکھو تو میں نے جواب دیا کہ میری امی کی زندگی ہمارے سامنے گزری ہے اور کچھ باتیں ان کی زبانی سنی تھیں اس لئے لکھ دیا اور دعا بھی کی کہ کوئی غلط بیانی نہ ہو جائے۔ لیکن چونکہ ابا جان کی زندگی خود نہیں دیکھی صرف دوسروں سے سنی ہے 1950ء میں جب ان کی وفات ہوئی ہم بہن بھائی بہت چھوٹے تھے مجھے تو ان کی شکل بھی یاد نہیں اس لئے میں چاہتی ہوں کوئی اور لکھے جس نے ان کے ساتھ وقت گزارا ہو جو بالکل ٹھیک لکھے۔ خواہش تھی لیکن سمجھ نہیں آرہی تھی کون لکھے۔ اچانک ان کا نام دیکھ کر اور پڑھ کر دل سے دعا نکلی۔ آپ نے جو پرانے واقعات دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے بہت ہی اچھا ہے۔ نئی نسل کو اپنے بڑوں کے بارے میں بہت سی معلومات ہو جائیں گی جو ایمان میں زیادتی کا موجب ہوں گی۔

دوسری ضروری بات جو بہت دنوں سے کہنا چاہتی تھی وہ یہ ہے کہ اگر کوئی بچہ اپنے باپ یا ماں کے متعلق کچھ لکھے تو بڑا عجیب لگتا ہے کہ ان کا نام اوپر لکھا جائے ہو سکتا ہے اس میں کوئی حکمت ہو جو آپ بہتر طور پر جانتے ہوں۔ لیکن مجھے تو یہ اچھا نہیں لگا میں الفضل پڑھتی تھی تو مجھے سمجھ نہیں آتی تھی لوگ اپنے ماں باپ کے خالی نام کیوں لکھ دیتے ہیں۔ لیکن مجھے اس وقت سمجھ آئی جب آپ نے میرے لکھے ہوئے کو صرف نام میں تبدیل کر دیا۔ میں نے لکھا تھا "میری عظیم ماں" میرے خیال میں اگر نام کے ساتھ بریکٹ میں یہ بھی لکھ دیتے تو کوئی ہرج نہیں تھا یا نام بریکٹ میں کر دیتے۔ بہرحال میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے پورا مضمون شائع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا کرے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو عورت کب صالح ہو سکتی ہے ہاں اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالحہ بن سکتی ہے۔ قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہئے بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جاوے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ عورت تو درکنار اور بھی کون ہے جو صرف قول سے کسی کی مانتا ہے۔

اگر مرد کوئی کجی یا خامی اپنے اندر رکھے گا تو عورت ہر وقت کی اس پر گواہ ہے۔ اگر وہ رشوت لے کر گھر آیا ہے تو اس کی عورت کہے گی کہ جب خاوند لایا ہے تو میں کیوں حرام کہوں۔ غرضیکہ مرد کا اثر عورت پر ضرور پڑتا ہے۔ اور وہ خود ہی اسے خبیث اور طیب بناتا ہے۔ اس لئے لکھا ہے (خبیث باتیں خبیث مردوں کے لئے۔ اور خبیث مرد خبیث باتوں کے لئے ہیں اور پاک باتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک باتوں کے لئے ہیں)

اس میں یہی نصیحت ہے کہ تم طیب بنو ورنہ ہزار ٹکریں مارو کچھ نہ بنے گا۔ جو شخص خدا سے خود نہیں ڈرتا تو عورت اس سے کیسے ڈرے۔ نہ ایسے مولویوں کا وعظ اثر کرتا ہے نہ خاوند کا۔ ہر حال میں عملی نمونہ اثر کیا کرتا ہے۔ بھلا جب خاوند رات کو اٹھ اٹھ کر دعا کرتا ہے روتا ہے تو عورت ایک دو دن تک دیکھے گی آخری ایک دن اسے بھی خیال آوے گا اور ضرور متاثر ہوگی۔ عورت میں متاثر ہونے کا مادہ بہت ہوتا ہے۔

خط و کتاب کرتے وقت چٹ نمبر کا
حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت

بتایا گیا ہے کہ امریکہ کو ایران کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت پر مزید تشویش لاحق ہو رہی ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ اب ایران اس پوزیشن میں ہے کہ وہ خلیج کے پانیوں کی ناکہ بندی کر سکے جبکہ یہی وہ راستے ہیں جہاں سے ساری دنیا کو تیل سپلائی کیا جاتا ہے۔ امریکہ کے پانچویں فلیٹ کے کمانڈر نے کہا کہ ایران نے اپنی فضائی طاقت اور اسی طرح بحری طاقت کو بھی خلیج میں زیادہ کر لیا ہے اور اس طرح وہاں ایک خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گزشتہ سولہ ماہ میں ایران کی طاقت خلیج میں تین گنا ہو گئی ہے۔ یہ بات کمانڈر موصوف نے سفارت متحدہ عرب امارات کے روزنامے الاتحاد کو بتائی۔ اور اس بات پر زور دیا کہ خلیج میں بحری اور ہوائی طاقت کے ذریعے ایران ایک خطرہ بنتا جا رہا ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے امریکی حکومت کو اس سلسلے میں ایک رپورٹ پیش کر دی ہے۔ اس سے پہلے بھی امریکی فوجی افسران اس بات کی طرف اشارہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب چونکہ ان کے خیال میں یہ خطرہ بڑھتا چلا جا رہا ہے اس لئے اسے زیادہ اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کے خیال میں اب ایران کے پاس میزائل کے تین چار اڈے ہیں۔ جن میں سے ایک خلیج کے شمال میں ہے اور ایک جزیرے پر۔ اور ایک کوہ ہرمز کے باہر۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تہران نے چین کے بنائے ہوئے پانچ جنگی جہاز بھی حاصل کر لئے ہیں۔ اور ان کے علاوہ آئندہ چند ماہ میں پانچ مزید جہاز حاصل کر لے گا۔

ooo

پی ایل او کے چارٹر میں تبدیلی

تحریک آزادی فلسطین کے پہلے چارٹر میں تو یہ درج ہے کہ یہودی ریاست کو تباہ و برباد کرنا ان کا مقصد ہے۔ لیکن اب جبکہ حالات بدل گئے ہیں اور اس تنظیم کو کچھ علاقے مل گئے ہیں۔ لہٰذا اسرائیل نے مطالبہ کیا ہے اس کے چارٹر کو بدلا جائے۔

اب چارٹر میں یہ کہا جائے گا کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کرتا ہے۔ اگرچہ اسرائیلیوں نے کہا ہے کہ یہ بات بھی ان کی توقعات سے کم ہے۔ پی۔ ایل۔ او یعنی تنظیم آزادی فلسطین کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ایک ممبر سلیمان نجیب نے کہا ہے کہ سولہ رکنی کمیٹی کا اجلاس العریش مصر میں ہو گا جس میں نئے ڈرافٹ کی تجویز پیش کی جائے گی۔ دراصل یہ میٹنگ فلسطینی نیشنل کانگریس کی پارلیمنٹ جو ملک سے باہر موجود ہے جس کے اراکین کی تعداد 630 ہے کی میٹنگ ہو گی۔ یہی ایک ایسی کانگریس ہے جو چارٹر کو تبدیل کرنے کا حق رکھتی ہے اس کا اجلاس آئندہ دو ماہ میں متوقع ہے۔ آج سے تقریباً اڑھائی سال پہلے یاسر عرفات نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کے چارٹر میں یہ تبدیلی لائی جائے گی اور اب اسرائیلی اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ ایسا جلد از جلد ہونا چاہئے۔

ooo

چیچنوں کا مطالبہ

گروزنی سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق وہاں ہزاروں چیچنوں نے پرامن مظاہرے کے ذریعے یہ مطالبہ کیا ہے کہ روسی فوجوں کو جلد از جلد وہاں سے نکال لیا جائے۔ وہاں آج سے چودہ ماہ قبل جنگ شروع ہوئی تھی۔ ایک بہت بڑی تعداد میں لوگ مارے گئے اور اس سے بھی زیادہ تعداد میں لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ گئے ہیں اور بہت سے علاقوں میں اکثر گھر ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ مظاہرے میں 35 ہزار کے قریب افراد نے شرکت کی۔ اور یہ مظاہرہ ایسے وقت میں کیا گیا جبکہ روسی فوج کے افسر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ عنقریب روسی فوج یہاں سے واپس چلی جائے گی۔ اس موقعہ پر گروزنی کی پولیس کو چوکس کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

ooo

مقبوضہ کشمیر کی نئی سیاسی پارٹی

مقبوضہ کشمیر کے وزیراعظم ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی پارٹی نیشنل کانفرنس پہلے ہی سیاسی ہچکولے لے رہی ہے۔ اسے کئی مشکلات کا سامنا ہے لیکن اب اسے ایک سیاسی بحران پیش آگیا لگتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اس کے نائب صدر دین محمد چیتا نے پارٹی سے الگ ہو کر ایک نئی پارٹی جموں اور کشمیر عوام نواز مومنٹ کانفرنس کی تشکیل کر لی ہے۔ اس پارٹی کے سلسلے میں اخبارات کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے دین محمد چیتا نے کہا ہے کہ پانچ سو مجاہدین نے اس کی پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور اسے اس بات کی امید ہے کہ نیشنل کانفرنس کے بہت سے ممبر بھی عنقریب پارٹی میں شامل ہو جائے گی۔

بتایا گیا ہے کہ پارٹی کی تشکیل کی غرض یہ ہے کہ کشمیر میں امن قائم کیا جائے اور ایسا کرنے کے لئے ریاست کے مختلف حصوں میں جلسے کئے جائیں گے۔ انہوں نے ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی سیاسی سوجھ بوجھ پر اعتراض کیا اور کہا کہ وہ صحیح وقت پر صحیح فیصلے نہیں کر سکتے اور اپنے دوستوں کی بات مان کر غلط راہ پر چل پڑتے ہیں۔

ooo

قسمت کی بات

کہتے ہیں کہ 1945ء میں جب سرخ فوج آگے بڑھ رہی تھی ایک سات سالہ لڑکا جس کا نام کلاس ہانش (Klaaus Hansch) تھا وہ بھی سلیشیا (Silesia) سے بھاگ کر اپنے ہزاروں بھائی بندوں جرمنوں کے ساتھ ساتھ چل پڑا تاکہ مغرب میں کسی محفوظ مقام پر پہنچا جائے۔ آج سلیشیا پولینڈ کا حصہ ہے اور ہانس یورپیئن پارلیمنٹ کا صدر ہے۔ اور اب اس کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ یورپ متحد ہو جائے تا یورپیئن پارلیمنٹ کے اراکین مقامی حکومتوں پارلیمنٹوں کے ساتھ شانہ بشانہ اہم کردار ادا کر سکیں۔ کہتے ہیں کہ گزشتہ ہفتہ جب ہانش نے یورپی پارلیمنٹ کا افتتاح کیا تو اس نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو جو تنظیم کی اہمیت سے بے بہرہ ہیں گردن سے پکڑ کر ایک ذمہ دار دور میں داخل کر دے گا۔ اب لوگ یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ یہ یورپیئن تاریخ ہی کا ایک دوبارہ ظاہر ہونے والا حصہ ہے کیونکہ منتخب نمائندوں نے ان لوگوں سے جو غیر جمہوری تھے طاقت چھین لی ہے اور ایسا انہوں نے عوام الناس کے نام پر کیا ہے۔ ہانش اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس پارلیمنٹ کو ابھی یورپ کے عوام الناس کو اس بات کا یقین دلانا ہے کہ یہ واقعی ایک ایسی پارلیمنٹ ہے جو بہت بلند کردار ادا کرے گی۔ لگتا تو یوں تھا کہ یہ برسلز اور سٹراس برگ کے درمیان شٹل کاک کی طرح گھومنے پھرنے والی ہے اسی لئے اسے پارلیمنٹوں کی ساس کہا جاتا ہے۔ اس میں 626 ممبر ہیں جن کا 50 پارٹیوں سے تعلق ہے۔

ooo

اخبارات سے

دی نیوز انٹرنیشنل کے یکم فروری 1996ء کے شمارے میں سعدیہ ناز علوی ٹیکنالوجی ٹرانسفر کے متعلق خطوط کے کالم میں کہتی ہیں پروفیسر ایم۔ رافع۔ کے مضامین ہمیشہ خیال انگیز ہوتے ہیں۔ دشمن کی موجودگی بھی ایک طرح سے بابرکت ہوتی ہے کیونکہ منفی باتوں کے بغیر کام نہیں کیا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر برائی موجود نہ ہو تو اچھائی کے کوئی معنے نہیں۔ ردعمل ہی ایک ایسی چیز ہے جو حرکت اور تیز حرکت Dynamism کو یقینی بناتی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اچھائی اور برائی کو پیدا کرنے کے لئے اور خدا تعالیٰ کو سمجھنے کے لئے ایک دشمن پیدا کیا ہے۔ پروفیسر ایم۔ رافع نے جو ہندوستان اور پاکستان کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا موازنہ کیا ہے وہ واقعی تباہ کن ہے۔ اس کا عنوان ہے۔ The forgoten Seientist یعنی سائنس دان جسے بھلا دیا گیا۔ ذاتی طور پر آپ ایک ادارے کے بعد دوسرے ادارے کو تباہ کرتے رہے ہیں بغیر اس کے کہ کوئی نیا ادارہ تشکیل دیا جائے۔ آپ پاکستان میں تحقیقات کے ادارے ہی کو دیکھئے۔ اپنے بہت قابل سائنس دانوں کو ہم سینکڑوں کی تعداد میں باہر کے ملکوں میں طویل عرصہ تک سائنسی تحقیقات کے لئے بھیجتے رہے ہیں۔ ایک پی۔ ایچ۔ ڈی پیدا کرنے کے لئے ہمیں بیرونی مبادلہ زر کے مطابق 20 لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے بجائے اس کے کہ ہم تحقیقات کے اپنے ادارے قائم کریں۔ ہم دیگر ترقی یافتہ ممالک کے اداروں کو اپنے روپے اور اپنے اذہان سے مدد پہنچاتے رہے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ اب ہم ایک بھکاری کا کشکول لئے کھڑے ہیں کہ وہ لوگ جن کی ہم نے مدد کی ہے' خاص طور پر نو آبادیاتی دور میں اور اس کے بعد بھی' وہ ہمیں ٹیکنالوجی عطا کریں۔ عجیب بات یہ ہے کہ جن سائنس دانوں نے بیرونی ممالک میں تربیت حاصل کی تھی۔ وہ ہمارے لئے غیر متعلقہ ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ان کو کھپانے کے لئے ہمارے پاس مواقع نہیں ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ان سائنس دانوں کی جنہیں ملک سے باہر بھیجا گیا تھا۔ واپس نہیں آئی۔ اس وقت بیرونی ممالک میں پچاس ہزار پاکستانی سائنس دان کام کر رہے ہیں میں اس بات کی مخالفت نہیں کرتی کہ مغربی اداروں سے علم حاصل کیا جائے۔ لیکن بجائے اس کے کہ ہم اپنے سائنس دانوں کو بیرونی ممالک میں بھیجیں ہمیں چاہئے کہ ہم وہاں سے آلات منگوائیں اور اپنے تحقیقاتی ادارے کھولیں اور اسی طرح یونیورسٹیاں بھی اور ان میں ترقی یافتہ ممالک سے بہت اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کو کام کرنے کے لئے وزیٹنگ سکالرز کے طور پر بلائیں۔ جو تحقیقاتی ادارے یہاں قائم کئے جائیں گے وہ ہماری آئندہ نسلوں کے بھی کام آئیں گے۔

(یہ خط خانیوال سے لکھا گیا۔)

ooo

اخبارات سے

گزشتہ دنوں کینیڈا کے ایک دوست جنہوں نے حال ہی میں احمدیت قبول کی ہے الفضل کے دفتر میں تشریف لائے۔ ان سے کینیڈا کی جماعت اور کینیڈا کے معاشی اور معاشرتی حالات کے متعلق بھی گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے ایک روزنامہ میں وہاں رہنے والے ایک پاکستانی ایڈووکیٹ کا انٹرویو پڑھا۔ یہ انٹرویو دینے والے ایڈووکیٹ خان کھوکھر صاحب ہیں ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ وہاں جانے والے پاکستانیوں کی مشکلات میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ انٹرویو لینے والے نے ان سے پوچھا کہ کینیڈا کے پرامن

باقی صفحہ 8 پر

کھیل کھلاڑی

چھٹے ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب 11 فروری کو کلکتہ کے ایڈن گارڈن میں منعقد ہو رہی ہے۔ ایک طرف اس ٹورنامنٹ کو کرکٹ کی تاریخ کا سب سے بڑا میلہ قرار دیا جا رہا ہے دوسری طرف اس میں پہلی بار شکوک و شبہات کے سائے بھی منڈلا رہے ہیں۔

چند ہفتے قبل سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں بم کے خوفناک دھماکے کے بعد آسٹریلیا کی ٹیم نے اپنے پہلا میچ کولمبو میں کھیلنے سے انکار کر دیا۔ چند دن کے بعد ویسٹ انڈیز نے بھی کولمبو میں اپنا میچ کھیلنے سے انکار کر دیا۔

اس کا فوری ردعمل تو یہ تھا کہ ون ڈے کرکٹ کی آرگنائزنگ کمیٹی نے آسٹریلیا کا مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا۔ پاکستان اور سری لنکا کے بورڈوں کا بھی یہی تبصرہ تھا۔ ابھی تک اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ 11 فروری کو افتتاحی تقریب کے بعد اس کا فیصلہ ہو گا۔

آسٹریلیا کی ٹیم اس ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ مضبوط شمار ہو رہی ہے۔ اس کے بعد پاکستان۔ جنوبی افریقہ اور ویسٹ انڈیز اور اس کے بعد بھارت سری لنکا اور انگلینڈ ہیں۔

تاہم یہ ساری باتیں اندازے ہوتے ہیں۔ اور مضبوط ٹیمیں بھی بعض اوقات پہلے ہی مراحل میں ناکام ہو کر رہ جاتی ہیں۔

پاکستان اور سری لنکا میں مشترکہ طور پر کھیلے جانے والے ورلڈ کپ میں کل 37 میچ کھیلے جائیں گے۔ ان میں سے 17 میچ پاکستان میں 6 مقامات پر ہوں گے۔ قذافی سٹیڈیم لاہور میں فائنل سمیت 3 میچ، نیشنل سٹیڈیم کراچی تین میچ بمعہ کوارٹر فائنل، ارباب نیاز سٹیڈیم پشاور دو میچ، اقبال سٹیڈیم فیصل آباد دو میچ، جناح سٹیڈیم گوجرانوالہ ایک میچ۔

بھارت میں کلکتہ کا ایڈن گارڈن سٹیڈیم دنیا بھر میں سب سے بڑا کرکٹ سٹیڈیم شمار ہوتا ہے جہاں لگ بھگ 80 ہزار تماشائی بیٹھ سکتے ہیں۔ لاہور کے قذافی سٹیڈیم میں جہاں اس دفعہ فائنل ہو گا۔ 60 ہزار سے زائد تماشائیوں کی گنجائش ہے۔

پاکستان کی ٹیم کے لئے ایک خطرہ بھارت کے انتہا پسند ہندو لیڈر بال ٹھاکرے کی دھمکیاں ہیں۔ جنہوں نے کہا ہے کہ وہ کسی قیمت پر بھی پاکستان کھلاڑیوں کو بھارت کی سرزمین پر نہیں اترنے دیں گے۔ تاہم پہلا پاکستانی دستہ بھارت کی سرزمین پر اتر چکا ہے۔ جو 11 فروری کو افتتاحی تقریب میں شامل ہو گا۔

○○○

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاہر محمود
ابن کریم اللہ ربوہ

امتہ الکافی طوبیٰ بنت مسعود احمد واحد
درہ شیر خان آزاد کشمیر

ذوالفقار احمد وقار ابن عبد الحمید مجید
درہ شیر خان آزاد کشمیر

سعدیہ بشریٰ بنت راجہ محمد صادق نصیر آباد ربوہ

شہریار ندیم ابن مقبول احمد ندیم
دارالذکر لاہور

امتہ الولی شبرہ بنت غلام مصطفیٰ تبسم
درہ شیر خان آزاد کشمیر

ناجیہ بشارت
بنت بشارت احمد چک 216 ضلع وہاڑی

نجیب احمد
ابن لطیف احمد شیخوپورہ

نصر اقبال
ابن ظفر اقبال کراچی

عاطف محمود
ابن حفیظ احمد فیصل آباد

رافع احمد اعوان ابن ناصر احمد اعوان ملتان روڈ لاہور

مدثر احمد
ابن مظفر حسین فیصل آباد

سوسن ندا النصر بنت مقبول احمد ندیم
دارالذکر لاہور

ریحانہ غزل
بنت محمد ارشد قمر لاہور

ثناء اصغر سلطان
بنت ڈاکٹر اصغر سلطان لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ چین نے کہا ہے کہ پاکستان سے ایٹمی تعاون جاری رہے گا۔ ایٹمی تعاون امریکہ کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ اور نہ ہی امریکہ پرامن اور غیر پرامن کے درمیان تمیز کر سکتا ہے۔ چین کے وزیر خارجہ نے یہ بات پاکستان کو بھیجے گئے پرزوں کے بارے میں کہی۔

○ امریکی کانگرس کے ارکان نے کہا ہے کہ چین پر پابندیاں نہ لگنا این پی ٹی پر امریکی عزم میں کمی کا اظہار ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت بیجنگ کے ساتھ تصادم سے گریز کی خاطر اقتصادی پابندیوں سے دست کشی اختیار کرے۔ چین میں کام کرنے والی امریکی کارپوریشنیں چاہتی ہیں کہ کلنٹن حکومت قرضوں سے متعلق ضمانتوں کے تحفظ کے باعث پابندیاں نہ لگائے۔ سرکاری طور پر تعین نہیں ہو سکا کہ چین نے پاکستان کو ایٹمی ہتھیاروں میں استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی منتقل کی ہے۔ یا یہ کہ اس کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنی چاہئیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ واشنگٹن آخری فیصلے سے قبل امریکی قانون اور مفادات پیش نظر رکھے۔

○ وائس آف جرمنی کہا ہے کہ امریکہ نے بھارت کے ایٹمی پروگرام کا سخت نوٹس نہیں لیا۔ پاکستانی وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی امریکہ سے پاک افغان تنازعہ سمیت چین کی طرف سے ایٹمی ٹیکنالوجی کی مبینہ منتقلی پر چیت کریں گے۔

○ وفاقی حکومت نے مالی وسائل میں کمی کے بحران کے بعد چاروں صوبوں کو رواں مالی سال کے دوران ہر قسم کے اضافی گرانٹ دینے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں صوبائی حکومتوں سے وزارت خزانہ کے حکام نے کہا ہے کہ مالی سال کے پہلے چھ ماہ میں جن صوبوں نے مقررہ حد سے زائد اخراجات کئے ہیں وہ مالی سال کے باقی عرصہ میں اپنے خراجات میں توازن قائم کریں۔ صوبائی حکومتوں نے اس صورت حال کے پیش نظر اپنے اخراجات منجمد کرنے کے اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ وزیراعظم نے ہدایت جاری کی ہے کہ حکومتیں مالی سال کے لئے مختص اخراجات سے تجاوز نہ کریں۔ اس سے بجٹ کے مسائل میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

○ افغان مسئلہ کے حل اور اپنی حکومت کی رخصتی کے لئے' صدر ربانی نے اپوزیشن جماعتوں سے مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔ ایران کے وزیر خارجہ مسٹر علاؤالدین بروجردی نے یہ بات پشاور میں افغان رہنماؤں سے مذاکرات کے بعد بتائی۔ افغان صدر کی رضا مندی کے بعد سفارتی سرگرمیوں میں تیزی آگئی ہے۔ حکمت یار پاکستان آرہے ہیں جبکہ افغان نائب وزیر خارجہ نے سابق صدر مجددی سے ملاقات کی ہے۔ اسلام آباد میں زبردست جوڑ توڑ شروع ہو گیا ہے۔ امریکہ بھی اچانک افغان مسئلہ میں سرگرم ہو گیا۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے ایرانی نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور افغان مسئلہ کے حل میں مشترکہ کوششوں پر اتفاق رائے کیا امریکہ نے ایران کے اثر رسوخ کو روکنے کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سفارتی کوششوں کے نتیجہ میں صدر ربانی پاکستانی حکام سے براہ راست بات چیت کرنے اور اقتدار سے الگ ہونے پر راضی ہو گئے ہیں۔

○ امریکی حکومت کے ایک عہدیدار نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ اس نے افغان تصفیہ کے لئے پورے خلوص سے کوششیں نہیں کیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی اپنی ہمدردیوں میں تبدیلی لاتا رہا ہے۔ کسی مخصوص گروپ کی حمایت کرنا اچھا نہیں ہے۔ اس سے خونریزی کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اس عہدیدار نے اپنا نام خفیہ رکھتے ہوئے بتایا ہے کہ امریکہ پاکستان کے وزیر خارجہ پر زور دے گا کہ اقوام متحدہ کے ذریعے افغانستان میں قیام امن کے عمل کو آگے بڑھایا جائے۔

○ ایٹمی مسئلہ پر امریکہ اور چین کے درمیان جھڑپ ہو گئی جس میں ایک دوسرے کے خلاف الزامات کا تبادلہ کیا گیا۔ امریکی سفیر نے کہا کہ چین وہ واحد ملک ہے جو مسلسل ایٹمی تجربات کر رہا ہے۔ اس پر چینی سفیر غصے میں آگئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے صرف 43 تجربے کئے ہیں جبکہ امریکہ نے 1038 تجربات کئے ہیں۔ یہ جھڑپ جینیوا میں ایک بات چیت میں ہوئی۔

○ جینیوا میں دنیا بھر میں ایٹمی تجربات پر جامع پابندی لگانے کے بارے میں بات چیت جاری ہے۔ امریکہ اور اس کے حلیف ملکوں کی خواہش ہے کہ دنیا بھر کے ممالک ایک سمجھوتے پر دستخط کر دیں کہ دنیا کا کوئی بھی ملک ایٹمی تجربہ نہیں کرے گا۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو جمعہ کے روز عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہو گئیں۔ ان کا یہ دورہ نجی نوعیت کا ہے۔ ان کے ہمراہ 35 رکنی وفد بھی گیا ہے۔

○ کراچی میں ایک مکان کی چھت گرنے سے ایک ہی گھر کے میاں بیوی اور 5 بچے ہلاک ہو گئے۔ ایک دس سالہ بچی شدید زخمی ہو کر موت کا شکار ہونے سے بچ گئی ہے گھر کا سربراہ ایک غریب آدمی تھا جو گدھا گاڑی چلاتا تھا۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے سوئی نادرن گیس پائپ لائن لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائرکٹر سلیم سندھو کو فوری طور پر ان کے عہدے سے ہٹا کر سینئر جنرل مینیجر چوہدری محمد اسلم کو قائم مقام مینجنگ ڈائرکٹر بنا دیا ہے۔ وزیراعظم نے یہ اقدام ملک کے مختلف حصوں میں گیس کی فراہمی میں قلت کے واقعات کی خبریں ملنے اور اس کے نتیجے میں بعض حادثات رونما ہونے کے بعد کیا ہے۔

○ خزانہ کے وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ وفاقی بجٹ میں کمی کے لئے کسی بین الاقوامی ادارہ کی شرائط نہیں مانی جائیں گی۔ بھارت نے گزشتہ برس دفاعی بجٹ میں 16 فیصد اضافہ کیا تھا۔ پاکستان اس صورت حال سے لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ ملکی سلامتی ہر چیز پر مقدم ہے۔ اقتصادی صورت حال بہتر بنانے کے لئے آئی ایم ایف کے مشورے کا جائزہ لے رہے ہیں اندرونی معاملات میں خود مختار ہیں۔ فیصلے ملکی مفاد میں کریں گے جنرل سیلز ٹیکس کے دائرہ کار میں اضافہ کیا جائے گا اگلے مالی سال سے پرچون کی سطح پر ویلیو ایڈڈ ٹیکس لگایا جائے گا۔

○ کراچی میں تشدد اور فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ صالح قیادت عوام کو ایم کیو ایم پیپلز پارٹی اور حقیقی کے بھتہ خوروں سے نجات دلائے۔ مسئلہ کراچی کا حل یہ ہے کہ لوگوں کو پنجابی پٹھان بلوچ اور مہاجر کے نام پر جمع کرنے کی بجائے انہیں حق کا ساتھ دینے کے لئے متحد کیا جائے۔ امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ نوٹ و کرنسی کا موجودہ نظام یہودیوں کے تابع اور اللہ سے جنگ کے مترادف ہے۔ مگر پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ دونوں یہ نظام باقی رکھنا چاہتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 6

ہونے کی بڑی وجہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ اس کی بڑی وجہ وہاں شرح خواندگی ہے۔ جبکہ اس کے علاوہ یہاں رشوت نام کی چیز ہی کوئی نہیں۔ پولیس غیر جانب دار ہے اور اسے رشوت دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر وزیراعظم بھی غلط پارکنگ کرے گا تو پولیس اس کا بھی چالان کرے گی اور اس بات کو مد نظر نہیں رکھا جائے گا کہ وہ ملک کا وزیراعظم ہے۔ کینیڈا میں اپوزیشن بھی بہت مضبوط ہے۔ عوام مختلف ٹی۔وی۔ چینلز پر پارلیمنٹ کی کارروائی براہ راست دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے کوئی ممبر پارلیمنٹ ہارس ٹریڈنگ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسے پتہ ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ میں اس کے کردار کو عوام براہ راست دیکھ رہے ہیں اور اگر کوئی غلط کام کرے گا۔ تو عوام اسے کبھی معاف نہیں کریں گے۔

○○○

جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے
تشریف لائیں
آپکے دیرینہ خادم
نیو رشید ہاؤس بوٹ گولبازار ربوہ
نیز سیل بھی جاری ہے موقع سے فائدہ اٹھائیں

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے
ہروقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت
ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD, ISD

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام

آزمودہ
گارنٹی شدہ
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۔۔۔ ۲۵۰ روپے ۔۔۔
فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
Ph: (04524) 211434-212434
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Fax: (04524) 534